مدارج السنیہ فی رد علی الوہابیہ

مرتبہ۔ عامر القادری

معلم بدار العلوم القادریۃ السبحانیہ کراتشی ۲۵

ترجمہ۔ عبد العلیم القادری ہفتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۷۲

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولى

IŞIK KİTABEVİ
Darüşşefaka Cad. No: 72
FATİH — ISTANBUL
TURKEY
1978

Marfat.com

Marfat.com

1771

المدارج السنية في الرد على الوهابية

مرتبہ۔ عامر القادری
معلم بدار العلوم القادریۃ السبحانیہ کراتشی ۲۵

ترجمہ۔ عبد العلیم القادری بہفتہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۲

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست
حسين حلمي بن سعيد استانبولي

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ۷۲
استانبول - تركيه
۱۳۹۸ هجرى ۱۹۷۸ ميلادى

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

ÇİHAN MATBAACILIK A.S.
☎: 27 34 45 - 26 73 14

صلوا علیہ وسلموا تسلیماً ای صلوا علیہ دائماً۔ فان قلت کیف یدوام؟

قلنا

قولہ تعالیٰ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون الآیۃ۔ وقع فی الآیت الاستمرار لان ھی (ای یصلون) صیغۃ المضارع والمضارع یدل علی الاستمرار فالحاصل صلوا علیہ بدوام۔

یا ایھا الناس صلوا علی رسول اللّٰہ صلوا علیہ ھو خیر البشر
ھو رسول ربنا ھو مختار کل شیئ ھو یشیر الیٰ قمر فشق القمر

وفی المشکوٰۃ۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من صلی علیّ صلوٰۃ واحدۃ صلی اللّٰہ علیہ عشرا۔

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ان للّٰہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللّٰہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام فثبت ان صلوٰتنا یعرض علی النبی علیہ السلام۔

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من

Marfat.com

درود پڑھو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔ یعنی درود پڑھو ہمیشہ۔ پس اگر تو کہے کیسے ہمیشہ
ہم کہتے ہیں
یہ قول رب تعالیٰ کا ان اللہ وملٰئکتہٗ یصلون۔ واقع ہوا استمرار اس لیے کہ یصلون
مضارع کا صیغہ ہے اور مضارع دلالت کرتا ہے استمرار پر۔
پس حاصل یہ ہے۔ کہ درود پڑھو اس پر ساتھ ہمیشگی کے
؎ اے لوگو درود پڑھو نبی علیہ السلام پر۔ درود پڑھو اس پر وہ افضل بشر ہے
وہ ہمارے رب کا رسول ہے اور وہ مختار ہے جملہ اشیاء کا اس نے چاند کو اشارے سے توڑ دیا
اور مشکوٰۃ میں ہے۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے
اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ نے اللہ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں میری امت
کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ نے جب کوئی مسلمان سلام پڑھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ
میری روح کو مجھ پر لوٹاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔
پس ثابت ہوا کہ ہمارا درود نبی علیہ السلام پر پیش کیا جاتا ہے۔
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو

Marfat.com

صلی عَلَیَّ عند قبری سمعتہٗ ومن صلی عَلَیَّ نائیًا ابلغتہٗ۔ فثبت کما یسمع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عند قبرہٖ یسمع ایضًا من البعید لانہٗ رسول للناس با القُرب والبُعد۔ کما ثبت بحدیث التی وجد فی دلائل المنیرات۔ اسمع صلوٰۃ اہل محبتی واعرفھم۔ دلائل الخیرات ص۵۲
واسمع منکم بلا واسطۃ۔ انیس الجلیس لامام السیوطی ص۲۴۵۔
انا جلیس من ذکرنی سعادت الدارین ص۵۴ مدارج النبوۃ ص۵۷ ثم روح البیان جلد ۲ ص۲۳۵۔ من قال عشر مرۃ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ فقد اعتق رقبۃ۔ نسیم الریاض جلد ۳ ص۴۹۲
وقال حسین احمد الدیوبندی فی شہاب ثاقب۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ وجملۃ الصُّوَر للصلوٰۃ لو بخطاب ونداء عند علمائنا مستحب ومستحسن۔ شہاب ثاقب ص۶۵
فثبت جواز الصلوٰۃ با النداءِ والخطاب۔

سلموا یا قوم بل صلوا علیٰ صدر الامین ۵
مصطفےٰ ماجاء الا رحمۃ للعالمین

Marfat.com

درود پڑھے میری قبر کے نزدیک میں اسے خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے مجھے پہنچا یا جاتا ہے
پس ثابت ہوا جیسے کہ نبی علیہ السلام اپنی قبر پر نزدیک کا درود سنتے ہیں اسی طرح دور کا بھی
سنتے ہیں اس لیے کہ آپؐ نزدیک اور دور والوں کے رسول ہیں۔ جیسا کہ ثابت ہے حدیث میں جو
پائی ہم نے دلائل الخیرات میں۔ ہے کہ سنتا ہوں میں درود اہل محبت کا اور پہچانتا بھی ہوں
اور میں تم سے بلا واسطہ سنتا ہوں۔ میں وہاں موجود ہوں جہاں میری یاد ہو رہی ہے
جس نے دس بار الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہا پس اسنے ایک غلام آزاد کیا
اور کہا حسین احمد دیوبندی نے شہاب ثاقب میں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و ندا ہی کیوں نہ ہو علماء مستحب
و مستحسن جانتے ہیں

پس ثابت ہوا جواز درود کا ساتھ خطاب و ندا کے

ے سلام پڑھو اے قوم بلکہ درود پڑھو اُوپر سردار امانت داروں کے مصطفےٰ ہیں آئے مگر
رحمۃ دو جہان کیلیے۔

والصلوٰة فی الدعاء کما یفعلون اہل السنۃ

رواہ معاذ بن الحارث عن ابی قرۃ عن سعید بن المسیب
عن عمر رضی موقوفاً وھذا رواہ رزین ابن معاویۃ فی کتابہ مرفوعاً
عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال الدعاء موقوف بین السماء والارض
لا یصعد حتی یصلی علیّ فلا تجعلونی کغمر الراکب صلوا علیّ اول
الدعاء واٰخرہ واوسطہ

فثبت ان فی اول الدعاء صلوٰۃ وفی اٰخرہ واوسطہ
وبحمد اللہ تعالیٰ ان أھل السنۃ والجماعۃ یداومون علیہ
ویتمسّون الصلوٰۃ فی الدعاء کما روّج فی اکثر اتشی ۔

مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

Marfat.com

اور درود دُعا میں جیساکہ اہل السنۃ کرتے ہیں۔

روایت ہے معاذ بن حارث سے وہ ابی قرہ سے وہ سعید بن المسیب سے وہ عمر سے مرفوعاً اور اسی طرح روایت کیا ہے اسے رزین ابن معاویہ نے اپنی کتاب میں مرفوعاً نبی علیہ السلام سے فرمایا کہ دُعا لٹکی رہتی ہے آسمان و زمین میں اُوپر نہیں چڑھتی جب تک مجھ پر درود نہ پڑھا جائے پس نہ کرو مجھے مانند درود پڑھو مجھ پر دعا کی ابتدا درمیان اور آخر میں

پس ثابت ہوا کہ دعا کے ابتداء میں آخر میں اور درمیان میں درود ہے اور اللہ کے فضل سے اہل السنۃ والجماعت نے اس پر ہمیشگی اختیار کی ہے۔ اور دعا میں درود کو مستحسن جانتے ہیں جیساکہ رواج ہے کراچی میں۔

Marfat.com

الاکابر المخالفین

قال حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فی ضیاء القلوب ہر کسے را
کہ شوقِ دیدار محمد رسول اللہ صلعم شود بعد نمازِ عشاء با طہارت کامل و جامہ
نو و استعمال خوشبو با ادب تمام روبروئے مدینہ منورہ بنشیند و ملتجی از جناب
قدس حقیقت محمدی برائے حصولِ زیارت جمال مبارک صلے اللہ علیہ وسلم و
دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورتِ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہ
لباس بسیار سفید و عمامہ سبز و چہرہ منور مثلِ بدر بر کرسی تصور کند الصلوٰۃ
والسلام علیک یا رسول اللہ راست، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ چپ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، در دل ضرب کند و ایں درود شریف
را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب خواہد رسید۔

ضیاء القلوب ص ۸۳

وایضا قال الحاجی امداد اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ بصیغۃ النداء والخطاب یکلمون الناس فیہ
ھذا مبنی علیٰ اتصال المعنوی لہ الخلق والامر عالم الامر

Marfat.com

مخالفین کے اکابر

کہا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے ضیاء القلوب میں جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق ہو نمازِ عشاء کے بعد بعد طہارت کامل کے اور نئے کپڑوں کے اور استعمال خوشبو کر ساتھ ادب تمام کے مُنہ مدینہ منورہ کی طرف کرکے بیٹھے اور التجا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال مبارک کی زیارت کی کرے اور دل کو تمام خطرات سے خالی کرکے یہ تصور کرکے حضور اکرمؐ سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر بدر کے چاند جیسے جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور دل میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضرب لگا اور اس درود شریف کو جسقدر ہو سکے متواتر تکرار کرے انشاء اللہ مطلب کو پہنچے گا

اور اسی طرح حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے کہا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں اور یہ مبنی ہے اتصال معنوی پر لہٗ الخلق و الامر عالم امر

Marfat.com

ليس مقيد بالظرف والقرب والبعد فلا شك فی جوازه
امداد المشتاق ص ۵۹

اشرف علی تانوی

فثبت ان اقرؤ الصلوٰة بکثرة وهو ایضاً الصلوٰة والسلام علیک یارسول اللّٰہ۔ شکر النعمة بذکر رحمة الرحمة ص ۱۸

وهذا مقام فکر وتأمل ان اکابر الدیوبندیة هم یستحبون والوهابیة زماننا والمودودیة والنیچیریة وغیرهم یقولون الشرک للصلوٰة علی النبی بالنداء والخطاب فثبت ان اکابرهم کلهم مشرکون ولکن لا یفقهون العلم لئن کلهم جهال

حسین احمد مدنی

سمعت من الوهابیة اکثرهم یمنعون من الصلوٰة علی النبی علیه السلام بالخطاب مثلاً الصلوٰة والسلام علیک یارسول اللّٰہ وهم یستهزؤن ویقولون الکلام الفاحش وعلمائنا هذا الصورة وجملة الصور الصلوٰة لو بخطاب ونداء یقولون مستحب ومستحسن وللمتعلقین یأمرون بذالک۔ شهاب ثاقب ص ۶۵

تقیع

نہیں مقید ساتھ طرف کے قرب و بُعد میں پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔

اشرفعلی تھانوی

کہ یوں دل چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اور یہ مقام غور فکر ہے کہ اکابر دیو بند اسے مستحب جانتے ہیں اور ہمارے زمانہ کے وہابی اور مودودی اور پنجپیری وغیرہ ہم درود کو شرک کہتے ہیں جو ساتھ نداء و خطاب کے ہو پس ثابت ہوا انکے قول سے کہ ان کے اکابر تمام مشرک ہے ولیکن یہ نہیں سمجھتے علم کو اس لئے کہ یہ جاہل ہیں۔

حسین احمد مدنی

وہابیوں عرباں سے بارہا سنا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور ان کا استہزاء (مذاق) اُڑاتے ہیں اور بُرے کلمات کہتے ہیں اور علماء ہمارے اس صورت کو اور تمام صور درود کو اگرچہ بخطاب و ندا ہی کیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔

Marfat.com

محمد ذکریا السہارنپوری

قال فی فضائل درود وفی فہی ان یجتمع الصلوٰۃ والسلام فالافضل
اعنی مکان السلام علیک یا رسول اللہ والسلام علیک یا حبیب اللہ
یقال الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اعنی ان ازید علیہ لفظ صلوٰۃ
فضائل درود ص۱۳۲ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ ص۲۹

وقال حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فی
احیاء العلوم واحضر فی قلبک النبی علیہ السلام وشخصہ الکریم وقل
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ولیصدق املک
فی انہ یبلغہ ویرد علیک ما ہو اوفٰی منہ انتہی احیاء العلوم ص۱۴۹ جلد ۱ ؎۱
وھذہ العبارۃ وجدت فی اکثر کتب الفقہاء ۔ عمدۃ القاری شرح بخاری
جلد ۶ ص۱۱۱ مواہب اللدنیہ جلد ۲ ص۳۲۰ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۷ ص۲۲۹
زرقانی شرح موطا امام مالک جلد ۱ ص۱۷۱ سعایہ جلد ۲ ص۲۲۷ فتح الملہم جلد ۲ ص۱۴۳
اوجز المسالک جلد ۱ ص۲۶۵ مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۴۵۹

نبطل اثبات الوہابیۃ وقولہم من حضر فی قلبہ النبی علیہ السلام
وقت الصلوٰۃ فصلوٰتہ فاسدۃ ۔ نعوذ باللہ من انفسہم ویرحم اللہ علیہم

؎۱ مطبوع فی بیروت

Marfat.com

محمد ذکریا سہارنپوری

فضائل درود میں کہا کہ بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ اور السلام علیک یا حبیب اللہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ یعنی صلوٰۃ کا لفظ بڑھا دیا جائے۔

اور کہا امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں۔ اور حاضر کر اپنے دل میں نبی علیہ السلام کو اور تصور آپؐ کا رکھ اور کہہ السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اور یقین جان کہ یہ سلام نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچ رہا ہے۔ اور اس کا جواب آپؐ بجا فرما رہے ہیں۔

اور یہی عبارت میں نے اکثر کتب فقہاء میں پائی ہے۔

پس باطل ہوا اثبات وہابیہ کا کہتے ہیں کہ جس نے نماز میں نبی علیہ السلام کا خیال لایا پس اُس کی نماز فاسد ہوئی۔ العیاذ باللہ۔

Marfat.com

وَالنِّدَآءُ

وایضاً سمعتُ من الوھابیۃ والنداءُ لغیر اللّٰہ شرک فتاوٰی رشیدیہ۔

قلنا

والندآء للنبی علیہ السلام وللاولیاء جائزٌ اما للنبی علیہ السلام فھو من حدیث عبدالرحمٰن بن سعد خدرت رجل ابن عمرؓ فقال لہ رجل اذکر احب الناس الیک فقال یا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ادب المفرد ص۱۴۲

وایضاً فی فضائل درود لزکریا السہارنفوری دیوبند ص۱۳۲

وایضاً اخرج النوویؒ فی کتابہ لاعنی شرح مسلم) خدرت رجل ابن عباس فقال ابن عباس یا محمداہ صیح الرجل، فی الوقت کتاب الاذکار ص۳۶۔

واما النداء لولی اللّٰہ تعالیٰ فھو جائزٌ ایضاً ان الولی تابع للنبی کما فی فتاوٰی حدیثیہ لابن حجر الھیتمی المکیؒ

اور اسی طرح سنا ہے میں نے وہابیہ سے کہ نداء غیر اللہ کو شرک ہے

قلنا

اور پکارنا نبی علیہ السلام کو یا اولیاء کو یہ جائز ہے وہ نداء جو نبی علیہ السلام کو ہے وہ ثابت ہے حدیث عبدالرحمان بن سعد سے ابن عمر کا پاؤں سُن ہو گیا پس کسی آدمی نے اسے کہا یاد کر اس کو جو تجھے تمام لوگوں سے اچھا اور محبوب ہو پس کہا اس نے یا محمد

اور اسی طرح امام نوویؒ نے کہا شرح مسلم میں کہ سو گیا پاؤں ابن عباس کا پس کہا اس نے یا محمداہ صحیح ہوا پاؤں اس کا اسی وقت میں

اور بہر حال نداء جو ولی اللہ سے ہے وہ بھی ایسا ہی جائز ہے اس لیے کہ ولی تابع ہے نبی کے جیسا کہ فتاوی حدیثیہ میں ہے جو ابن حجر الھیتمی مکیؒ کا ہے۔

Marfat.com

وقال علامة خیرالدین رملی فی فتاوی خیریہ ھو اُستاد
لصاحب درالمختار فقال یا شیخ عبدالقادر جیلانی فھو نداء
واذا اضیف الیہ شیئاً فھو طلب شیئ اکراماللہ فما الموجب لحرمۃ
فتاوی خیریہ مطبوعہ مصر المجلد الثانی ص ١٨٢

وقال فی الھدایۃ والصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام خارج الصلوٰۃ
واجبۃ کما قال الکرخی او کلما ذکر علیہ الصلوٰۃ کما اختارہ
الطحاوی انتھی بخاری جلد ثانی علی الھامش۔

فافھموا فکر یا منکر النداء والخطاب
الیٰ اقوال العلماء والمفتیین وقل۔

یا نبی درود جناب تو
ورد زبان است مہ و سال صبح شام
نزدیک چو تحفہ فرستیم ما ز دور
در داست راہیں صلوٰۃ ست وسلام

ابوالمجاہد عامر محمد عبدالخالق القادری ١٩٧٦ء

Marfat.com

اور کہا علامہ خیرالدین رملی نے فتاویٰ خیریہ میں جو کہ اُستاد ہے مصنف درمختار کا پس کہا یہ ندا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ اور جب ساتھ اسکے بڑھایا جاے پس وہ طلب شیئی ہے از روئے اکرم اللہ کے پس کیا سبب ہے اسکی حرمت کیلئے

اور ہدایہ میں ہے اور درود بنی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نماز سے باہر واجب ہو جیسا کرخی نے کہا اور جب ذکر ہو آپؐ پر درود جیسا کہ مختار کیا ہے اسے طحاوی نے پس غور و فکر کر اے منکر ندا و خطاب کے طرف اقوال علماء کے اور مفتیوں کے اور

ویلیه هذه الی ما قبله - قول القائل حین وقت الاذان عند
شهادة الاولی او الثانیة - قرة عینی بك یا رسول الله

قال جلال الدین السیوطیؒ والقهستانی فی شرح الکبیر نقلا عن
کنز العباد اعلم انه یستحب ان یقال عند السماع الاولی من
الشهادة الثانیة صلی الله علیك یا رسول الله وعند سماع الثانیة
قرة عینی بك یا رسول الله ثم یقال اللهم متعنی بالسمع
والبصر بعد وضع ظفر الابهامین علی العینین وقال علیه السلام
من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابهامیه ومسح
علی عینیه لم یعم ابداً اھ حاشیہ جلالین مطبوعہ اصح المطابع ثم
روح البیان ما تحت ان الله وملئکته الآیة وموضوعات کبیر لملا علی قاری ص ۳۴۹
ثم البصائر لمولانا احمد الله ڈائی وایضاً قال العلامة الشامی ص ۲۷۹ ثم

اور یہ ملا ہوا ہے ساتھ گزشتہ کے۔ قول قائل کا وقت اذان کے نزد شہادت اول کے یا ثانیہ کے۔ یا رسول اللہ تم میری آنکھوں کے ٹھنڈک ہو۔

کہا جلال الدین سیوطی نے اور قہستانی نے شرح کبیر میں نقل کیا کنز العباد جان کہ بے شک یہ مستحب ہے کہ کہا جاوے سماع اولیٰ کے نزدیک شہادت ثانیہ سے درود ہو تم پر اے اللہ کے رسولؐ اور وقت شہادت ثانیہ کے ٹھنڈک ہو تم یا رسولؐ اللہ میری آنکھوں کے پھر کہے اے اللہ دے مجھے قوت سماع و بصارت کی یہ کہے بعد رکھنے ناخن انگوٹھوں دونوں کے آنکھوں پر اور کہا نبی علیہ السلام نے جس نے سنا اذان میں نام میرا اور چوما ناخن دونوں انگوٹھوں کے اور آنکھوں پر لگایا کبھی آنکھیں خراب نہ ہوں گی۔

Marfat.com

حیلۃ الاسقاط

جمعۃ الحیل وتعریفۃ ما یحتال بہ الرجل بحمد اللہ تعالیٰ وعونہ اہل السنۃ یفعلون حیلۃ الاسقاط من زمان عمرؓ الی الاٰن وفی جوازہ کثرۃ الاثبات۔

فان قلت کیف اجاز العلماء الحیل مع ان البخاری اورد فی کتابہ الحیل احدا وثلثین حدیثا فی منع الحیل؟

قلنا

تحقیق المقام ان ادلۃ باب الحیل قد جاءت مختلفۃ فبعضہا یقتضی عدمہ وبعضہا یقتضی وجودہ والبخاری اختار الاول فاورد الاحادیث التی تراہا ولکن بعضہا لایدل علی الحیل اصلاً ولم یذکر مایدل علی الجواز من الکتاب والسنۃ بل شنع علی من اجاز الحیل قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی شرح البخاری بعدما ذکر اقسام الحیل واختلاف العلماء فیہا ما نصہ ولمن جازہا مطلقاً او ابطلہا مطلقاً ادلۃ کثیرۃ فمن الاول قولہ تعالیٰ وخذ بیدک ضغثاً فاضرب بہ ولاتحنث وقد عمل بہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حیلہ اسقاط

جمع اس کی حِیَل ہے اور تعریف یہ ہے **مایحتال بہ الرجل**۔ اللہ کے فضل و کرم
سے اسقاط اہل السنۃ کر رہا ہے زمانہ عمرؓ سے اب تک اور اس کے جواز میں اثبات بہت ہیں
اگر تو کہے کہ علماء نے حیلہ کو کیسے جائز قرار دیا حالانکہ بخاریؒ نے کتاب الحیل میں اکتیس ۳۱
احادیث عدم جواز میں لکھی ہیں ؟

قلنا

تحقیق مقام یہ ہے کہ دلائل بارے حیل میں مختلف ہیں پس بعض تقاضہ عدم رکھتی ہیں
اور بعض اس کے جواز پر مقتضی ہیں اور بخاریؒ نے اول یعنی عدم جواز کو اختیار کیا پس وارد
کی احادیث جو سامنے ہیں و لیکن بعض دلائل نہیں حیل پر اصلاً اور ذکر نہیں کیا بخاریؒ
نے وہ جو دال ہیں جواز پر کتاب و سنت سے بلکہ زجر کیا اس پر جس نے حیلہ کو جائز کہا
کہا حافظ ابن حجر عسقلانی نے شرح بخاری میں بعد ذکر کرنے اقسام حیل کے اور اختلاف
علماء کا وہ جو نصب ہے اس میں اور جس نے مطلقاً جائز قرار دیا۔ یا مطلقاً باطل کیا اسے
دلائل کثیرہ سے پس اوّل یہ قول رب تعالیٰ کا اور پکڑ ہاتھ میں جھاڑو پس مار اس سے
اور حانث نہ ہو اور تحقیق عمل کیا اسکے ساتھ نبی علیہ السلام نے

59711

Marfat.com

فی حق الضعیف الذی زنیٰ وهو من حدیث ابی امامة بن سهل فی السنن ومنه قوله تعالیٰ ومن یتق الله یجعل له مخرجا وفی الحیل من المخارج من المضائق ومنه مشروعیة الاستثناء فان فیه تخلیصا من الحنث وکذلک الشروط کلها فان فیها سلامة من الوقوع فی الحرج۔ ومنه حدیث ابی هریرة وابن سعید فی قصة بلال بع الجمع بالدراهم ثم ابتع منها۔ ومن الثانی قصة اصحاب السبت وحدیث حرمت علیهم الشحوم فجملوها فباعوها واکلوا اثمانها وحدیث النهی عن النجش وحدیث لعن المحلل والمحلل له اهـ وقال شمس الائمة السرخسیؒ فی حیل المبسوط ان الحیل فی الاحکام المخرجة عن الامام جائزة عند جمهور العلماء انما کره ذلک بعض المتقشفة بجهلهم وقلة تاملهم فی الکتاب والسنة والدلیل علی جوازه من الکتاب قوله تعالی وخذ بیدک ضغثا فاضرب به ولا تحنث هذا التعلیم المخرج لایوب علیه السلام عن یمینه التی حلف لیضربن زوجته مائة سوط فانه حین قالت لو ذبحت عناقا باسم الشیطان

نہیں حق ضعیف کے وہ جس نے زنا کیا تھا اور وہ حدیث ابی امامۃ بن سہل کی ہے سنن میں اور اسی سے یہ فرمان رب تعالیٰ کا اور جو ڈرے اللہ سے کر دیگا واسطے اس کے نکلنے کی راہ اور حیل میں راستہ ہے آسانی ہے تنگیوں سے اور اسی سے امشروعیت ہے استثناء کی اس لیے کہ اسمیں خلاصی ہے حنث سے اور اسی طرح تمام شروط پس اس میں سلامتی ہے حرج میں پڑنے کی۔ اور اسی سے حدیث ابو ہریرہؓ کی اور ابن سعید کی قصہ بلال میں (بع الجمع بالدراہم ثم ابتع بہا) اور دوسرے سے قصہ اصحاب سبت کا اور حدیث حرمت علیہم الشحوم والی اور حدیث نہی عن النجش کی اور حدیث لعن المحلل اور محلل لہٗ کی الخ

اور کہا شمس الائمہ سرخسی نے حیل مبسوط میں کہ حیل احکام مخرجہ میں امام اعظمؒ سے جائز ہے تمام علماء کے نزدیک اور یہ کہ مکروہ جانا بعض بدبختوں نے واسطے جہالت اُنکے اور کمی فکر کے کتاب و سنت میں اور دلیل جواز پر کتاب سے یہ قول رب تعالیٰ کا وخذ بیدک الخ یہ تعلیم مخرج ہے ایوب علیہ السلام کیلیے اُس یمین سے جو اُٹھائی تھی کہ البتہ ضرور ماروں گا میں بیوی اپنی کو سو دُرّے جب کہا تھا اُسکی عورت نے اگر ذبح کرے تو عناق ساتھ اسم شیطان کے۔

Marfat.com

فی قصۃ طویلۃ اوردها اهل التفسیر رحمهم الله وقال الله تعالیٰ فلما جهزهم بجهازهم جعل السقایة فی رحل اخیه الی قوله ثم استخرجها من وعاء اخیه کذلك کدنا لیوسف وکان هذا منه حیلة لامساك اخیه عنده علی وجه لا یقف اخوته علی مقصوده وقال جل جلاله حکایة عن موسیٰ علیه السلام ستجدنی ان شاء الله صابرا ولم یغلب علیٰ ذلك لانه قید سلامته بالاستثناء وهو مخرج صحیح قال الله تعالیٰ ولا تقولن لشیئ انی فاعل ذلك غدا الا ان یشاء الله۔

واما السنة فما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یوم الاحزاب لعروة بن مسعود فی شان بنی قریظة فلعلنا امرناهم بذلك فلما قال له عمرؓ فی ذلك قال علیه السلام الحرب خدعة وکان ذلك منه الکتاب حیلة ومخرجا من الاثم بتقیید الکلام بلعل ولما اتاه رجل اخبره انه حلف بطلاق امرأته ثلاثا ان لا یکلم اخاه قال له طلقها

لمبے قصہ میں جیسے لکھا مفسرین کرام نے اور کہا اللہ تعالیٰ نے پس جب تیار کیا واسطے ان کے سامان رکھدیا پیالہ پانی والا کجاوے میں اُسکے بھائی کے پھر نکال لیا اُسے بھائی کے کجاوے سے اور اسی طرح کام سنوارا ہم نے یوسفؑ کا اور تھا یہ اس سے حیلہ امساک کا بھائی سے اُس کے تمام اور پر وجہ نہ موقوف ہونے بھائی اُسکے کے اُوپر مقصود کے اور کہا رب تعالیٰ نے حکایت موسیٰؑ سے پائیگا تو مجھے صابر اگر اللہ نے چاہا اور نہ غالب ہوا وہ اس صبر پر اس لیے کہ یہ قید سلامتی کی ہے ساتھ استثناء کے اور یہ مخرج صحیح تھا اور فرمایا رب تعالیٰ نے اور ہرگز نہ کہو کسی چیز کیلئے کہ کروں گا میں اسے کل مگر یہ کہ اللہ چاہے

اور وہ جو حدیث ہے پس وہ روایت کی گئی ہے نبی علیہ السلام سے جو کہ فرمایا یوم احزاب پر عروہ بن مسعود کو شان بنی قریظہ میں پس کہ شاید مامور ہیں ہم اسی پر پس جب کہا عمرؓ نے اسمیں فرمایا نبی علیہ السلام نے الحرب خدعة۔ اور تھا اسی طرح اس سے کتاب حیلہ اور مخرج گناہ سے پس مقید رکھا کلام لفظ لعل سے اور جب اسکے پاس آدمی اور خبر دی کہ اُس نے حلف اُٹھایا طلاق کیساتھ اپنی عورت کو کہ نہ کلام کرے ساتھ بھائی اُسکے سے کہا اُس سے طلاق دے اسے ایک

واحدة فاذا انقضت عدتها فكلم اخاك ثم تزوجها وهذا تعليم الحيلة والآثار فيه كثيرة ومن تأمل احكام الشرع وجد المعاملات كلها بهذه الصفة وقال فمن كره الحيل فى الاحكام فانما يكره فى الحقيقة احكام الشرع واللہ اعلم بخارى المجلد الثانی ص۲۳ مقدمة

وصية الاموات فى حيلة الاسقاط

الدليل الاول لوصيت الاموات بقولہ تعالىٰ من بعد وصية توصى بها او دين۔

وجہ الاستدلال۔ لفظ وصية مطلق لقيد الدورات

وجہ الاستدلال۔ المطلق يجري على الاطلاق لان كل افراد ثابتة بالمطلق كمنصوص عليه

وجہ الثانی۔ وقع لفظ وصية بقولہ تعالىٰ من بعد وصية يوصين بها او دين۔ وجہ الثالث۔ وقع وصية بقولہ تعالىٰ من بعد وصية توصون بها او دين۔

وجہ الرابع۔ لفظ وصية ثبت بقولہ تعالىٰ من بعد وصية يوصى

Marfat.com

پس جب پوری ہو عدت اس کی پس بات کر اپنے بھائی سے پھر نکاح میں لا اس کو اور یہ تھی تعلیم حیلہ کی اور احادیث اس میں بکثرت ہیں اور جس نے فکر کیا احکام شرع میں گویا تمام معاملات پائے اس نے اس صفت کے ساتھ اور کہا پس جس نے مکروہ جانا حیلہ کو احکام میں پس اس نے مکروہ جانا درحقیقت احکام شرع کو (اور جس نے احکام شرع کو مکروہ جانا وہ کافر ہے۔ بآیت الیوم اکملت لکم دینکم

وصیت اموات کی حیلہ اسقاط میں

دلیل اول وصیت اموات کی ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ توصی بہا او دین

وجہ استدلال کی۔ لفظ وصیت مطلق ہے قید دوران کو

وجہ استدلال کی۔ مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے اسلئے کہ تمام افراد ثابت ہیں مطلق جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

وجہ ثانی۔ واقع ہوا لفظ وصیت ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ یوصین بہا او دین

وجہ ثالث۔ واقع ہوئی وصیت ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ توصون بہا او دین

وجہ رابع۔ لفظ وصیت ثابت ہے ساتھ قول رب تعالیٰ کے من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین

Marfat.com

بہا ادین۔
وعن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یصوم احد من احد ولا یصلی احد عن احد ولکن
یطعم عنہ۔ رواہ النسائی عینی بخاری ص۲۶۲ مجموعہ رسائل شامی جلد اول ص۳۱۳
مجمع الانہار صوم ص۲۴۲ مشکل الآثار جلد اول ص۱۴۱ والسنن الکبری ثم جوہر
النقی جلد رابع زیلعی جلد ثانی ص۴۶۳ ودرایۃ ص۱۷۷
عن ابن عمرؓ عن النبیؐ قال من مات وعلیہ صیام شہر رمضان
فلیطعم مکان یوم مسکینا ترمذی ثم مشکوٰۃ الصوم قضا ص۱۹۴

دوران القرآن

قال المؤرخ صاحب الفتوح محمد ابن عمر الواقدی اخبر ابو عاصم
عن ابن جریح عن ابی شہاب عن ام سلمۃ عن ابی موسیٰ الاشعری
قال فعل عمرؓ تداور جزء القرآن من مالی لا الی عمرؓ یتساءلون
فی عشرین رجلا بعد صلوٰۃ الجنازۃ لامرءۃ ملقبۃ بحبیبۃ
زوجۃ قلاب (وفی نسخۃ میلاب) فتاوی سمرقندی لابی اللیث و
منہاج الواضح ص۲۶۴ ودرۃ البرر لامام الغزالی۔

Marfat.com

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھے ایک آدمی دوسرے کیلئے اور نہ نماز پڑھے ایک دوسرے کیلئے مگر طعام دے ایک دوسرے کیلئے۔

اور مروی ہے ابن عمرؓ وہ نبی علیہ السلام سے کہ فرمایا آپؐ نے جو فوت ہوا اور اس پر رمضان کے روزے تھے پس لازم ہے کہ کھانا کھلائے جگہ مسکینوں کو ایک دن۔

دوران قرآن

کہا مورخ صاحب الفتوح نے جو محمد ابن عمر الواقدی ہیں خبر دی مجھے ابو عاصم نے اُنہوں نے ابن جریج سے اُنہوں نے الی شہاب سے ام سلمہ سے وہ ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا کہ پھرایا عمرؓ نے جزو قرآن کی تیسویں پارے تیسویں تک بیس آدمیوں میں نماز جنازہ کے بعد واسطے ایک عورت کے جو لقب دی گئی ہے ساتھ جبیبہ کے جو زوجہ ہے قلاب کی (اور ایک نسخہ میں ملا ہے)

حدثنا العباس بن سفيان عن ابی علیة عن عون عن محمد عن عبداللّٰہ بن عمر قال قال عمر ایها المسلمون اجعلوا القرآن وسیلة لنجاة الموتی فتحلقوا و قولوا اللّٰھم اغفر لھذا المیت بحرمة قرآن المجید وثبت بھذا السند ایضاً اخبر سعد عن ایوب عن جمیع عن عبد الرحمن عن ابی بکر انه وجد دوران القرآن عمر والقرآن شافع للمؤمنین حیاتا و بعد مماتا ۔ فتاوی سمرقندی ثم منہاج الواضح صـ ۲۶٤ ۔

قال الامام احمد اسهل طریقته ان یبیع الوارث علی الفقیر مصحفاً جدیداً ای صحیحاً) قابلا للقرءة لغبن فاحش ثم یھب الفقیر ثم نشم حتی یتم لعل اللّٰہ تعالیٰ یجعله فدیة فی مقابلة الصوم والصلوٰة والزکوٰة والمنذورات الخ کتاب الحیل لامام محمد ۔

رفی الحیل اختلاف لسرفراز خان النجدی ھو لیقول کتاب الحیل لیس لامام محمد ۔ فثبت انه جاهل ان کل العلماء یقولون الکتاب الحیل لامام محمد ودرة البررلامام الغزالی ثم منھاج الواضح صـ ۲۶۵

نافکروا فھم لا منکر الحیلة ۔ فیه حق و آیات الحیلة

Marfat.com

روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ ابی علیہ سے وہ عون سے وہ محمد سے وہ عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا عمرؓ ~~علیہ السلام~~ نے اے مسلمانو قرآن کو وسیلہ پکڑو بس حلقہ بناؤ اور کہو اے اللہ بخشدے اس میت کو بوسیلہ قرآن مجید کے اور ثبت ہے اس سند سے اسطرح کہ روایت ہے سعد سے وہ ایوب وہ جمیع سے وہ عبدالرحمان سے وہ ابوبکرؓ سے کہ پایا اُسنے عمرؓ کو دوران قرآن کرتے ہوئے اور قرآن شافع ہے مومنین کو زندگی میں اور بعد موت کے

اور کہا امام محمد نے کہ آسان طریقہ اس کا یہ ہے کہ دے وارث فقیر کو قرآن مجید نیا دینی صحیح قابل قرأت واسطے غبن فاحش کے تم پھر دے فقیر پھر اور پھر یہاں تک کہ تمام ہو جائے شاید پھیرد اللہ تعالےٰ فدیہ اس کو مقابلہ روزوں کے اور نمازکے اور زکوٰۃ کے اور نذروں کے
اور کتاب حیل میں اختلاف ہے سرفراز خان نجدی کو وہ کہتا ہے کہ کتاب الحیل امام محمد کی نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ وہ جاہل ہے اسلیئے کہ تمام علماء کہتے ہیں کتاب الحیل امام محمد کی ہے۔

پس سوچ کر اور فکر کر اے منکر حیلہ کے۔ یہ حق ہے اور اسمیں نشانیاں گزرتی ہیں

والمستحق للصدقة من

قلنا

له وفي المطبوع مصر ص ٤٩٢
ج الآخر

المنصوص عليه فی المذہب وعلیہ العمل الیوم ان یجمع الوارث عشرة رجال لیس فیھم غنی ولا عبد ولا صبی ولا مجنون الخ ومما تعارفہ الناس ونص علیہ اھل المذھب ان الواجب ادارة مشتملة علی النقود او غیرھا کجواھر وحلی وبنوالامر علی اعتبار القیمة ولادارة الصورة طرایق ۔ مجموعہ رسائل شامی المجلد الاول ص ۲۱۲-۲۱۱

وان کانت الصلوٰة کثیرة والحنطة قلیلة یعطی ثلثة اصوع عن صلوٰة یوم ولیلة مع الوتر مثلاً الی الفقیر ثم یدفعھا الفقیر الی الفقیر ثم یدفعھا الفقیر الی الوارث ھکذا یفعل مرارا حتی یستوعب الصلوٰة ونحوھا کبیری جلد فوائت ص ۵۸۳ تتارخانیہ ثم جواہر النفیس ص ۳۰ المتقط ۔ اشباہ والنظائر وشرح ہدیۃ ابن العماد جامع الرموز کتاب الصوم ص ۱۶۲ وقاضی خان المجلد الاول ص ۱۷۰ وشامی جلد اول ص ۲۱۲-۲۱۰ ان تبرع الولی بالاسقاط یجوز الخ ویجوز التبرع الاجنبی بہ ۔ مراقی الفلاح ص ۲۶۳ طحطاوی وشامی جلد اول ص ۴۹۲ ومنحة الخالق المجلد الثانی ص ۹۷

Marfat.com

اور مستحق صدقہ کا کون ہے

قلنا

منصوص علیہ مذھب میں یہ ہے اور آج تک اس پر عمل ہے کہ جمع ہوں وارث دس آدمی نہ ہو ان میں غنی اور نہ غلام اور نہ بچہ اور نہ دیوانہ الخ اور وہ جیسے لوگ جانتے ہوں۔
اور ثابت ہیں اس پر اہل مذہب واجب یہ ہے کہ دائرہ بنائیں جو مشتمل ہو جو نقود پر یا غیر اس پر جیسے جواہر و حلی وغیرہ اور بنوا الامرا اعتبار قیمت پر ہے

اگر نمازیں بہت ہوں اور گندم تھوڑی ہو دی جائے تین ۳ اور وتر کی نمازیں ایک دن رات کی میت وترکے مثلاً طرف فقیر کے پھر دے اُسے وارث فقیر کو پھر دے فقیر وارث کو اسی طرح کرے تکرار کیا تھا یہاں تک پوری ہوں نمازیں ما در مثل اس کے

Marfat.com

حیوٰۃ الانبیاء والشہداء

اعلم ان الانبیاء احیاءٌ ویصلّون فی قبورہم والشہداء ہم احیاء لقولہٖ تعالیٰ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء وفی المقام الثانی بل احیاءٌ عند ربہم یرزقون ۔

وقال جلال الدین السیوطیؒ فی الحاوی للفتاوٰی الانبیاء افضل من الشہداء ۔ ای افضل فی حیوٰۃ القبر وافضل فی اکل الرزق

حدّثنا ابوبکر بن شیبۃ عن حسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علیَّ من الصلوٰۃ فیہ فان صلوٰتکم معروضۃ عَلَیَّ فقال رجل یارسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کیف تعرض صلوٰتنا علیک وقد اَرمتَ یعنی بلیت فقال ان اللّٰہ حرّم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ۔ رواہ ابن ماجۃ ص ۷۶

فائدۃ ۔ ان الانبیاء احیاءٌ ویقولون الوہابیۃ زماننا ہم اموات العیاذ باللّٰہ من شرور انفسہم فثبت ان الوہابیۃ کاہم

Marfat.com

حیات انبیاء اور شہداء کے بارے میں

جان کہ بے شک انبیاء زندہ ہیں اور اپنے قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور شہدا بھی زندہ ہیں واسطے قول رب تعالیٰ کے اور نہ کہو مردہ اُن کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور دوسرے مقام پر فرمایا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں اور کہا جلال الدین سیوطیؒ نے حاوی الفتاوٰی میں کہ انبیاء افضل ہیں شہداء سے۔ ای افضل ہیں حیوٰۃ قبریہ میں اور رزق کے کھانے میں

روایت ہے ابوبکر بن شیبہ سے وہ حسین بن علی سے وہ عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے وہ ابی الاشعث صنعانی سے وہ شداد بن اوس سے کہ فرمایا رسول اللہ نے افضل ایام میں سے جمعہ ہے اسی میں آدمؑ پیدا ہوا اور اسی میں نفخ ہے اور اسی میں صعقہ ہے پس کثرت کرو مجھ پر درود سے اسمیں پس تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے پس کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کیسے پیش کریں تحقیق آپ تو رخصت ہوئے پس فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا زمین پر کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے

فائدہ ۔ یہ ہوا کہ انبیاء کرام زندہ ہیں اور ہمارے زمانے کے وہابیہ کہتے ہیں کہ وہ مر گئے نعوذ باللہ من شرور انفسہم پس ثابت ہوا کہ وہابیہ تمام

Marfat.com

ضَالٌ مضلٌ کما فی الصاوی علی الجلالین وکذلک سائر الاموات ایضا یسمعون السلام والکلام ویعرض علیهم اعمال اقاربهم نعم الانبیاء یکون حیاتهم علی الوجه الاکمل ص۱۱ حاشیۃ ابن ماجہ

ثبوت الرزق هم یأکلون فی قبورهم

ففی اکل الرزق احادیث کثیرة وللثبوت یکفی واحد للعاقل وثم کثیرة للمجنون

حدثنا عمرو بن سواد المصری عن عبد اللہ بن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعید بن ابی هلال عن یزید بن ایمن عن عبادة بن نسی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوة علیَّ یوم الجمعة فانہ مشهود تشهد الملئکة وان احدا لن یصلی علیَّ الا عرضت علیَّ صلوته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیٌّ یرزق رواه ابن ماجہ ص۷۶

ردِّ الشامی المجلد الثالث ص۳۰۹

ثبوت صلوة الانبیاء فی قبورهم

واخرج البیهقی فی کتاب حیوة الانبیاء عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون ۔ رواه البیهقی ۔

Marfat.com

گمراہ ہیں اور گمراہ کرنے والے ہیں جیسا کہ صاوی میں مذکور ہے اور ایسے ہی تمام اموات سنتے ہیں سلام و کلام کو اور ان کے رشتہ داروں کے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں تو ایسا ہی حیوۃ انبیاء ہوگی وجہ اکمل سے۔

ثبوت انبیاء کا قبور میں رزق کھانا

پس اکل الرزق میں احادیث بہت ہیں ایک ہی کافی ہے اور بہت کیی۔ روایت ہے عمرو بن سواد مصری سے وہ عبداللہ بن وہب سے وہ عمرو بن حارث سے وہ سعید بن ابی بلال سے وہ زید بن ایمن سے وہ عبادہ بن نسی سے وہ ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو اسلئے کہ یہ مشہود ہے گواہی دیتے ہیں فرشتے اور تم میں جب کوئی درود پڑھتا ہے مگر مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں اور بعد موت کے اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجساد حرام کر دئے ہیں اکل کے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

ثبوت انبیاء کا قبور میں نماز پڑھنا

اور کہا بیہقی نے حیاۃ انبیاء میں روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ نے انبیاء زندہ ہیں اپنے قبور میں نماز پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن یوسف بن عطیۃ قال سمعت ثابتاً البنانی یقول لحمید الطویل ھل بلغک ان احداً یصلی فی قبرہ الا الانبیاء؟ قال لا ۔ الحاوی للفتاوی المجلد الثانی صـ ٢٦٤

وذکر عینی البخاری لان الانبیاء علیھم السلام احیاء عند ربھم یرزقون فلا مانع ان یحجوا فی ھذا الحال لما ثبت فی صحیح مسلم من حدیث انس انہ علیہ السلام رأی موسیٰ قائماً فی قبرہ یصلی ۔ عینی البخاری الجلد الرابع صـ ٥٤٣

واخرج البیھقی فی حیوۃ الانبیاء والاصبھانی فی الترغیب عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ فی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ، سبعین من حوائج الاٰخرۃ و ثلاثین من حوائج الدنیا ثم وکل اللہ بذ لک ملکاید خلہ علیّ فی قبری کما ید خل علیکم الھدایا ان علمی بعد موتی کعلمی فی الحیٰوۃ ولفظ البیھقی یخبرنی من صلی علیّ باسمہ فاثبتہ عندی فی صحیفۃ بیضاء ۔

والثانی عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الانبیاء

Marfat.com

اور کہا ابو نعیم نے حلیہ میں روایت ہے یوسف بن عطیہ سے کہ سنا میں نے ثابت بنانی سے حمید طویل سے کہہ رہے تھے کہ کیا تجھے معلوم ہوتے کہ انبیاء کیسواکوئی اپنی قبر میں نماز پڑھتا ہے فرمایا کہ ہنیں۔

اور ذکر کیا عینی بخاری نے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنے رب سے رزق ملتا ہے پس کیا ہے کہ ہم حجت پکڑیں اس حال میں جیسا کہ ثابت ہے صحیح مسلم سے حدیث انس رضؓ سے کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے دیکھا موسیٰؑ کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

اور کہا بیہقی نے حیات انبیاء میں اور اصفہانی نے ترغیب میں روایت ہے انس رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو مجھ پر جمعہ کے دن یا رات کو درود پڑھے گا پوری کریگا اللہ تعالیٰ اس کیلئے سو حاجت ستر حاجات آخرت سے اور تیس دنیا سے پھر موکل بنایا رب تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ کو جو داخل ہوتا ہے قبر میں جیسے داخل ہوتے تم پر تحفے بیشک میرا علم بعد موت کے مثل علم حیات کا ہے اور لفظ بیہقی کا کہ بتایا گیا ہوں جس نے مجھ پر نام لیکر درود پڑھا بس وہ ثبوت ہے میرے پاس سفید صحیفہ میں

اور دوسری حدیث راویت ہے انس رضؓ سے وہ رسول اللہ سے فرمایا کہ بے شک انبیاء

Marfat.com

لا يتركون فی قبورهم بعد اربعین لیلة ولکنهم یصلون بین یدی الله حتی ینفخ فی الصور۔ حاوی الفتاوی المجلد الثانی ص ٢٦٥

واخرج ابو یعلی عن ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسی بن مریم ثم لئن قام علی قبری فقال یا محمد لاجیبنہ۔

واخرج ابن سعد فی الطبقات وابو نعیم فی دلائل النبوة عن سعید بن المصیب انہ کان یلازم المسجد فی ایام الحرة والناس یقتتلون قال فکنت اذا حانت الصلوة اسمع اذانا یخرج من قبل القبر الشریف وایضا اخرج ابو نعیم فی دلائل النبوة الخ فثبت ان الانبیاء والشهداء احیاء ومن انکر من حیاتهم فهو خارج عن مذاهب الاربعة وهو ضال مضل ۔

للمؤلف

انما الرسل والشهداء لا یموتون
بل احیاء عند ربهم یرزقون
بل الکفار لیس یحی فی قبورهم کنبینا
والانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون

عامر القادری یوم الاحد ١٥ نوامبر ١٩٧٦ء میلادی

Marfat.com

نہیں چھوڑے جاتے اپنی قبور میں چالیس ۴۰ رات کے بعد ولیکن وہ اللہ کیلئے نمازیں پڑھیں گے تا قیامت۔

اور کہا ابویعلیٰ نے وہ راوی ہیں ابو ہریرہ سے کہ سُنا میں نے نبی علیہ السلام سے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے جس نے نازل کیا عیسیٰ ؑ ابن مریم پھر اگر کھڑا ہو میری قبر پر اور کہے یا محمد البتہ میں ضرور جواب دوں گا۔

اور کہا ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ وہ لازماً جایا کرتے تھے مسجد کو شدید گرمی میں اور لوگ

کہا پس جب میں تیار ہوتا نماز کیلئے سنتا میں آذان قبر کے آگے حصہ سے اور شہداء زندہ ہیں جس نے اُنکی حیات سے انکار کیا پس وہ خارج ہے مذاہب اربعہ سے اور وہ گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

یہ شعر مصنف کے لیئے

بے شک شہداء اور رسول نہیں مرے ہوئے
بلکہ زندہ ہیں رب کے پاس سے رزق کھاتے ہوئے
ولیکن زندہ نہیں کفار مثل نبی ہمارے کے
اور انبیاء زندہ ہیں قبور میں نمازیں پڑھتے ہوئے۔

الوسيلة بالانبياء والاولياء

الوسيلة ثابتة بنص قطعي لقوله تعالى وابتغوا اليه الوسيلة -
ولما جاءهم كتاب من عند الله مصدق لما معهم وكانوا
من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما
عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكفرين -
ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله
واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا الرحيما -
ان قلت الانبياء والاولياء ليس الوسيلة بهم عند الله
بل الوسيلة عند الله العمل الصالح ؟

قلنا

قولك بل الوسيلة العمل الصالح فاى الحجة عندك ان عملك
مقبول عند الله نثبت وسيلة العمل الصالحة جائز ولكن
شك فى قبوليته والوسيلة الانبياء ليس فيه شك ومن
او شك فى مقبوليتهم فقد كفر - وايضا يسل الوسيلة الامام

Marfat.com

وسیلہ انبیاء و اولیاء کا

وسیلہ ثابت ہے قطعی نص سے یہ قول رب تعالیٰ کا اور طلب کرو اسکی طرف وسیلہ
اور جب آئی انکے طرف کتاب اللہ کی طرف سے تصدیق کرنے والی گزشتہ کتابوں کو اور تھے
قبل ازیں طلب فتح کرتے تھے کافروں پر پس جب آئی انکے طرف سب پہچانا انہوں نے بلکہ منکر
ہوئے اس سے پس لعنت ہو اللہ کی کافروں پر۔
اور اگر یہ لوگ اپنی جانوں پہ ظلم کرکے آپ کے پاس آئیں پس بخشش ان کو رب تعالیٰ اور
بخشش مانگے ان کیلئے رسولؐ البتہ ضرور پائینگے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان
اگر تو کہے کہ انبیاء اولیا وسیلہ نہیں بلکہ وسیلہ عنداللہ عمل صالح ہے۔

قلنا

قول تیرا کہ عمل صالح وسیلہ ہے۔ پس کیا دلیل ہے تیرے پاس کہ تیرے عمل اللہ کے ہاں مقبول ہیں
پس ثابت ہوا کہ وسیلہ اعمال صالح کا جائز ہے۔ لیکن اسکی مقبولیت میں شک ہے اور وسیلہ میں
انبیاء کا اس میں کوئی شک نہیں اور جس نے شک کیا ان کی مقبولیت میں وہ کافر ہے اور اسی طرح
وسیلہ پکڑا امام اعظمؒ نے

Marfat.com

الاعظم رضی اللہ عنہ فی قصیدۃ النعمان بن ثابت
یا سید السادات جئتک قاصدا۔ ارجوا رضاک واحتمی
بحماک ۔ قصیدۃ النعمان و مجموعہ قصائد ص۲۱ مطبوعہ مجتبائی دہلی
وایضا قال امام شرف الدین بوصیری فی قصیدۃ البردۃ
یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ۔ سواک عند حلول الحادث العمم
وایضا قال مولانا جامی المصنف لشرح جامی فی زلیخا
ز مہجوری برآمد جان عالم ۔ ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی ۔ ز محروماں چرا غافل نشینی زلیخا
وقال مولانا شاہ عبد العزیز محدث الدہلوی فی تفسیر
عزیزی پارہ عم سورۃ والضحیٰ

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا ای بزرگ توئی قصہ مختصر

وایضا قال رئیس المخالفین مولوی اشرف علی التھانوی

Marfat.com

قصیدہ نعمان میں۔ کہ اے سرداروں کے سردار آیا ہوں تیرے پاس قاصد۔ اُمید رکھتا ہوں تیری رضاجوئی کی اور حمایت کر ساتھ حمایت اپنی کی۔

اور اسی طرح کہا امام بوصیریؒ نے قصیدہ بردہ میں۔ اے مہربان ~~اخلاق والے~~ مخلوق کے آپکے سوا میرا کوئی نہیں مصیبتوں کے وقت جسکی پناہ لوں۔

اور اسیطرح کہا مولانا جامیؒ نے جو شرح جامی کے مصنف ہیں زلیخا میں

جدا ہے عالم کی جان نکل رہی ہے یارسول اللہ رحم فرمایئے کیا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں؟ پھر ہم مہجوروں سے کیوں فارغ ہو بیٹھے۔

اور کہا مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تفسیر عزیزی میں

اے صاحب جمال والے اور اے بشر کے سردار آپکے چہرہ مبارک سے چاند منور ہے نہیں ممکن تعریف تمہاری جیسا کہ حق ہے مختصر یہی ہے کہ خدا کے بعد آپ کی ذات بزرگ ہے

اور اسی طرح کہا مخالفین کے سردار مولوی اشرف علی تھانوی نے

Marfat.com

یاشفیع العباد خذ بیدی، اَنت فی الاضطرار معتمدی
نشر الطیب مطبوعہ تاج کمپنی ص ۱۹۴ حوالہ نمبر ۱۷۳ تاج

فتویٰ در جواز التوسل بالانبیاء والاولیاء عند الوہابیہ
عندنا وعند مشائخنا یجوز التوسل فی الدعاء من الانبیاء
والاولیاء والشہداء والصالحین عند حیاتہم وعند
بعد وفاتہم بهذا اللفظ اللّٰہم بیسئلک بوسیلۃ فلان
ویقول لھذٰ الکلمات شیخ مولوی محمد اسحاق محدث دہلوی ثم
المکوی و فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۹۳

اللّٰہم انصرنا علیہم بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان نجد
صفتہ فی التوراۃ وبھذ الکلام یستفتحون الیہود الوسیلۃ
بجاہ النبی الکریم کما فی معالم التنزیل والخازن و
تفسیر الکبیر وتفسیر مظہری لقاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی ص ۱۹۴ ج ۱
وتفسیر جمل المجلد الاول ص ۷۷ مطبوعہ مصر

وعن انس بن مالک ان عمر بن الخطاب انا کنا نتوسل
الیک بنبینا علیہ السلام فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم النبی

Marfat.com

اے شفاعت کرنے والے بندوں کے میرا ہاتھ پکڑ لیجیے اس لئے کہ تو میرا آپ پر اعتماد ہے مصائب میں
فتوای جواز توسل میں انبیاء و اولیاء کیساتھ وہابیہ کے نزدیک۔ ہم اور ہمارے علماء توسل کو
دعاؤں میں جائز سمجھتے ہیں اولیاء انبیاء و شہداء اور صالحین کا اُنکی حیات میں اور
بعد وفات میں ان الفاظ سے اے اللہ تجھ سے سوال کرتا ہوں بحق فلاں کے اور اس جیسے اور
کلمات کہے۔

اے اللہ مددگار ہو ہمارا نبیؐ سے جو مبعوث ہو گئے آخر زمانہ میں نعت اُنکی ہم نے توراۃ میں پائی
اس کلام سے یہود وسیلہ کرتے تھے ساتھ بزرگی نبی علیہ السلام کے جیسا کہ معالم التنزیل اور خازن
میں اور تفسیر کبیر میں

اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ عمر بن الخطاب ہم توسل کرتے تھے تیری طرف
نبی علیہ السلام سے پس تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم توسل کرتے ہیں تیری طرف
نبی علیہ السلام سے

Marfat.com

فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری صـــ ۱۳۷ والمشکوٰۃ فی باب صلوٰۃ الاستسقاء۔

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اعترف آدم علیہ السلام بالخطیئۃ قال یا رب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ یا آدم کیف عرفت محمدا الخ فقال اللہ تعالیٰ اذ سئلتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ما خلقتک ۔شفاء السقام صـــ ۱۶۲، ۱۶۱

وقال شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ۔ انا المرید ی جامع الشتاتہ اذا ما سطا جوار الزمان بنکبۃ وان کنت فی ضیق وکرب ووحشۃ فناد بیا زروق آت بسرعۃ بستان المحدثین صـــ ۱۳۵ و اردو صـــ ۲۰۶

ومن انکر التوسل بہ بأحد ہذین المعنیین فہو کافر مرتد یستتاب فان تاب والا قتل مرتدا ۔ التوسل والوسیلۃ صـــ ۱۳ بیروت

واما دعائہ وشفاعتہ وانتفاع المسلمین بذالک فمن انکرہ فہو ایضًا کافر۔ التوسل والوسیلۃ صـــ ۱۳ مطبوعہ بیروت لبنان

Marfat.com

پس برسا ہم پر پس برسی بارش۔

روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جب سرزد ہوئی خطا آدم علیہ السلام سے کہ اے رب سوال کرتا ہوں تجھ سے بوسیلہ محمدؐ کے بخش دے مجھے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ جانتا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الخ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تو مجھ سے محمدؐ کی وسیلہ سے مانگتا ہے تو میں نے تجھے بخش دیا۔

اور کہا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے میں اپنے مرید کا اس کی پراگندیوں میں جامع ہوں جبکہ جور زمانہ سختیوں کے ساتھ اس پر حملہ کرے گا اگر تو تنگی اور سختی میں ہو تو یا رزوق کہہ کر مجھے پکار میں جلدی آؤں گا

اور جس نے انکار کیا توسل کا ان معنیٰ سے پس وہ کافر و مرتد ہے توبہ کرے ورنہ قتل ہوگا مرتد

اور وہ وجود علم ہے اور شفاعت ہے آپؐ کی اور نفع پہنچانا مسلمانوں کو آپؐ کے ساتھ پس جس نے انکار کیا اس سے پس وہ اسی طرح کافر ہے۔

Marfat.com

ھ

استفتاء

اخذ الاجرۃ بلا شرط علیٰ تعلیم القرآن جائز ام لا
بینوا و توجروا؟

الجواب بعون الملک الوهاب

اخذ الاجرۃ بلا شرط علیٰ تعلیم القرآن جائز فی زماننا
کما فی کتب الفقهاء - والمفتیٰ الیوم بصحتها لان المنع فی
ذلک الزمان لرغبۃ الناس فی التعلیم وحسبۃ ومروۃ
المتعلمین فی مجازات الاحسان بالاستحسان بلا شرط
فی زماننا۔ شرح الیاس المجلد الثالث ص ۱۲۳

وبعض مشائخنا استحسنوا الاستیجار علیٰ تعلیم القرآن الیوم
لانہ ظهر التوانی فی الامور الدینیۃ ففی الامتناع یضیع حفظ
القرآن وعلیہ الفتویٰ - ہدایہ جلد الثالث ص ۳۰۳

وقال فی البریقۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ اذا لم یکن عقد ولا
شرط فقرء الروح المیت رضا للہ تعالیٰ فاعطاہ قریب
المیت شیئاً من المال فجائز - البریقۃ ص

ویجوز الاستیجار علی القرءۃ والدعاء حاوی القنانی ص ۱۹۷ مطبوعہ

Marfat.com

فتویٰ

اُجرت بلا شرط تعلیم قرآن پر لینا جائز ہے یا نہیں بینوا و توجروا ؟

جواب

اُجرت بلا شرط تعلیم قرآن پر لینا ہمارے زمانہ میں جائز ہے جیسا کہ کتب فقہاء میں اور فتویٰ اسکے صحیح ہونے پر ہے اس لئے کہ منع اس زمانہ میں واسطے رغبت لوگوں کے تعلیم میں از روئے حسبت اور آسانی متعلمین کیلئے بارے احسان بالاحسان بغیر شرط کے جائز ہے ۔

اور علماء ہمارے نے مستحسن جانا اُجرت تعلیم قرآن پر آج کل اس لئے کہ ظاہر ہوا اپنانا اُمور دینیہ میں پس اسکے منع کرتے سے ضائع ہوتا ہے حفاظت قرآن کی اور اسی پر فتویٰ ہے ۔

اور کہا بر لقبہ شرح قریبہ معدبہ میں جب کہ نہ ہو عقد اور شرط پس پڑھا جائے میت کی روح کیلئے اعمدی رضا کی خاطر پس دے قریب میت سے کچھ مال سے پس جائز ہے ۔

اور جائز ہے اُجرت قرءت اور دعا پر ۔

Marfat.com

ویجوز الاستیجار علی تعلیم القرآن وقرءة القرآن عند القبر
عالمگیری تعلیم اللغة والادب ص ۲۷۳ جلد خامس۔
فثبت ان الاستیجار علی تعلیم القرآن جائز فی زماننا کما اختاره علماء المتاخرین۔
مفتی اعظم سرحد علامہ شائستہ گل صاحب المتوی ومولانا عبدالسبحان القادری ومولانا عامر القادری ہوالصحیح المجیب المصیب مولانا محمد یعقوب قادری

الغیب العطائی للنبی علیہ السلام

تعریف ما غاب عن العباد
اثبات بالآیات۔ قولہ تعالیٰ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول پ ۲۹ الجن
وما ھو علی الغیب بضنین ای ماھو البخیل علی الغیب
فان اللہ لا یخفی الغیب علی النبی علیہ السلام بل مظاھر علیہ جمیع المغیبات
فان قلت النبی علیہ السلام لیس العالم بغیب لقولہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ قل لا یعلم الغیب الا اللہ

Marfat.com

اور جائز ہے اُجرت تعلیم قرآن پر اور پڑھنا قرآن کا قبر کے نزدیک۔
پس ثابت ہوا کہ اُجرت تعلیم قرآن پر ہمارے زمانہ میں جائز ہے جیسا کہ علماء متاخرین نے مختار کیا ہے۔

غیب عطائی للنبی علیہ السلام

تعریف جو غائب ہو آدمیوں سے
یہ قول رب تعالیٰ کا پس نہیں ظاہر کرتا ہو غیب کو کسی پر مگر جس رسول پر راضی ہو جائے۔
اور نہیں وہ غیب بتانے میں بخیل پس اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ کرتا غیب کو بلکہ ظاہر کرتا ہے تمام مغیبات کو آپ پر

پس اگر تو کہے کہ نبی علیہ السلام عالم الغیب نہیں واسطے قول رب تعالیٰ کے اور اسکے ہاں غیب کی کنجیاں ہیں نہیں جانتا کوئی اسے مگر وہی۔ مراد وہیں جانتا کوئی غیب

Marfat.com

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ما تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر۔

قلنا

یعطی الغیب للنبی علیہ السلام کما قال اللہ تعالیٰ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک وقال قاضی عیاض فالنبوۃ فی لغۃ من همز ماخوذۃ من النبا وهو الخبر والمعنی ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی غیبہ شفا شریف المجلد الاول ص ۱۶۰-۱۶۱

وقال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فآمنوا باللہ ورسولہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم۔ وقال الشاعر۔ تو دانائے ما کان وما یکون ہے

مگر بے خبر دیکھتے رہیں۔

ای یا رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ یعطی لک الغیب ولکن الوهابیۃ لا ینظرون الی غیبک۔

وقال حسین احمد الدیوبندی للنبوۃ علم الملئکۃ وعلم التقدیر وعلم احوال الساعۃ وعلم الحشر والنشر وعلم الجنۃ والنار وعلم الحلال والحرام

Marfat.com

سوائے اللہ کے اور اللہ کے نزدیک علم ہے قیامت کا اور نزول بارش کا اور جانتا ہے ارحام میں سب کچھ اور نہیں جانتا کوئی کس زمین پر مرے گا اللہ تعالیٰ عالم ہے باخبر ہے

قلنا

ہر نبی علیہ السلام کو علم غیب دیا گیا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ غیب کی خبریں ہیں ہم نے آپ کی طرف وحی کیں اور کہا قاضی عیاض ؒ نے پس نبوت لغت میں ہمز ماخوذ سے نبأ اور خبر ہے اور معنیٰ یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع کیا آپ پر غیب کو اور یہ قول رب تعالیٰ کا اور نہیں رب تعالیٰ کہ اطلاع دے تم کو غیب پر ولیکن اللہ جس رسول کو چن لے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اگر تم ایمان لائے اور ڈرے پس تمہارے لئے اجر عظیم ہے

شعر کا مطلب۔ یعنی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا و لیکن وہابیہ آپکے غیب کو نہیں دیکھتے۔

اور کہا حسین احمد مدنی نے دیوبندی نے نبوت کیلئے خدا کا علم تقدیر کا علم اور قیامت کا علم حشر و نشر کا علم جنت و دوزخ کا علم حلال و حرام کا علم۔

الشہاب الثاقب ص۱۰۱

من استوعب على النبی صلی اللہ علیہ وسلم او اہانہ فقد کفر کما فی خلاصۃ الفتاوی فی بیان الفاظ وکلمۃ الکفر۔

والوہابیہ یقولون وا ما الغیب للنبی علیہ السلام فعالم علیہ زید وعمر العیاذ باللہ۔

علم ما فی الارحام للنبی علیہ السلام

اخرج الخطیب وابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس قال حدثنی ام الفضل قال مررت بالنبی علیہ السلام فقال انک حامل بغلام الخ طبرانی فی الکبیر وقال السیوطی سند حسن صحیح کما فی جامع الکبیر۔

علم بای ارض تموت

وفی صحیح مسلم عن انس ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھٰہنا وھٰہنا فقال فما ماط (ای ما زال) و ما تجاوز احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیثہ عن امیر المؤمنین عمرؓ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

Marfat.com

جس نے نبی علیہ السلام کی عیب جوئی کی اور اہانت کی پس تحقیق وہ کافر ہے کما فی خلاصۃ الفتاویٰ
بیان الفاظ الکفر اور کلمہ کفر میں ہے -
اور وہابیہ کہتے ہیں کہ غیب نبی علیہ السلام جیسا زید و عمر کیلئے بھی ہے - نعوذ باللہ

ما فی الارحام کا علم

کہا خطیب نے اور ابو نعیم نے دلائل کے اندر روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ بتایا مجھے ام الفضل نے
کر گئی میں نبی علیہ السلام پر پس فرمایا آپ نے بیشک تو حاملہ ہے لڑکے پر

علم کہ کونسی جگہ مرے گا

اور صحیح مسلم میں ہے روایت ہے انس رضی سے
یہاں تک کہ پہنچے بدر کو پس فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ یہ فلاں کی مرنے کی جگہ ہے
اور ہاتھ رکھا اپنا زمین پر جگہ جگہ پس راوی کہتے ہیں کہ نہیں ہوئی تبدیل جگہ کسی کی جہاں
آپ نے ہاتھ رکھا تھا اور ایک حدیث میں روایت ہے امیر المومنین عمر رضی سے کہ قسم ہے جس نے
بھیجا آپ کو حق پر نہیں خطا ہوتی حدیں وہ جو حد رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

علم وینزل الغیث

اخرج البیہقی عن ابن عباس قال اصابتنا سحابۃ فخرج علینا النبیؐ فقال ان ملکا مؤکلا بالسحاب دخل علیّ آنفا فسلم علیّ واخبرنی ان یسوق السماء الی وادٍ بالیمن یقال لہ ضریح فجاء نا راکب بعد ذلک فسألناہ عن السحابۃ فاخبرانہم مطروا فی ذلک الیوم قال البیہقی ولہ شاھد مرسل عن بکر بن عبد اللہ المزنی ان النبی علیہ السلام اخبرنا عن مالک السحاب انہ یجیئ من بلد کذا وانہم مطروا یوم کذا وانہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ الدولۃ المکیہ

علم وما تدری نفس ماذا تکسب غدًا

وفی الصحیحین عن سھل بن سعد فی حدیث خیبر قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ غدًا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فاعطاھا علیا۔ فثبت انہ علیہ السلام کان یقول مؤکدًا باللام والنون فقد علم ۔ الدولۃ المکیہ ۔ لاحمد رضا خان بریلویؒ

Marfat.com

علم بارش کا

روایت کی ابن عباس سے بیہقی نے کہ پہنچا ہمیں بادل پس نکلے ہم پر نبی علیہ السلام پس فرمایا کہ بادل کا فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھ پر سلام کیا اور مجھے بتایا کہ بارش ہوگی وادیِ یمن میں جسے ضریح کہتے ہیں پس آیا ایک مسافر سوار اسکے بعد پس ہم نے بادل کا پوچھا پس بتایا کہ یہ بارش کرینگے اسی دن میں لفظ بیہقی کا کہ اُس واسطے شاہد مرسل تھا۔ روایت ہے بکر بن عبداللہ المزنی سے کہ تحقیق نبی علیہ السلام نے ہم کو بتایا بادل کے فرشتہ سے کہ یہ آئے فلاں شہر کو اور اس دن بارش کرینگے۔

علم کہ صبح کوئی کیا کریگا۔

اور صحیحین میں ہے روایت سہل بن سعد سے حدیث خیبر میں کہ یہ قول آپ ؐ کا کہ البتہ ضرور دوں گا یہ جھنڈا صبح اُس آدمی کو جس کے ہاتھوں اللہ فتح دے گا جسے محبوب رکھتا ہے اللہ اور رسول اُس کا اور وہ محبت رکھتا ہے اللہ ورسول ؐ کے ساتھ پس دیا وہ جھنڈا علیؓ کو پس ثابت ہوا نبی علیہ السلام فرمار ہے تھے ساتھ لام اور نون تاکیدی کے ساتھ پس تحقیق اُن کو علم تھا۔

Marfat.com

قول غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وقد ذکر شاہ عبد العزیز محدث الدہلویؒ فی تفسیر فتح العزیز والاطلاع علی اللوح المحفوظ بمطالعۃ النقوش ایضاً منقول عن بعض الاولیاء اللہ تعالیٰ۔ کما قال سیدنا غوث اعظمؓ عینی فی اللوح المحفوظ قال الامام القسطلانیؒ فی ارشاد الساری شرح بخاری ولا یعلم متی تقوم الساعۃ احد الا اللہ والا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ۔

وقال العلامۃ حسن بن المدابغی فی حاشیۃ فتح المبین و فی شروح الاربعین للنووی، جمع ای اللہ تعالیٰ لم یقبض روح نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام حتی اطلعہ علی کل ما ابھم عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض۔ انتہی۔

وقال ابراھیم بیجوریؒ فی شرح قصیدۃ البردۃ۔ انہ لم یخرج النبی علیہ السلام من الدنیا الا بعد ان علمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور (اعنی الخمس)

Marfat.com

ارشاد غوث اعظم کا

اور تحقیق ذکر کیا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر فتح العزیز میں کہ اطلاع لوحِ محفوظ پر بمطالعہ نقوش کے اسی طرح منقول ہے بعض اولیاء اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ فرمایا سیدنا غوث اعظمؓ نے میری آنکھیں لوح محفوظ پر ہیں امام قسطلانی نے بخاری کی شرح ارشاد الساری میں اور نہیں جانتا کوئی کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے اللہ کے مگر جس رسول پر اللہ راضی ہو جائے پس وہ مطلع کرتا ہے اُسے جس پر چاہے غیب سے اور ولی تابع ہے نبی کو اُس سے لیتا ہے۔

اور کہا علامہ حسن بن عدالغنی نے حاشیہ فتح المبین اور شروح اربعین نووی میں اجماع ہے اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی روح قبض نہیں کی حتیٰ کہ مطلع کیا آپؐ کو تمام پر اُس سے مگر کہ آپؐ مامور ہیں پوشیدہ کرنے پر اُسے بعض پر اور بتانے بعض پر

اور کہا ابراہیم بیجوریؒ نے شرح قصیدہ بردہ میں کہ نبی علیہ السلام نہیں گئے دُنیا سے مگر بعد یکہ علم دیا آپ کو اُمور خمسہ کا۔

Marfat.com

شفاعة النبی علیہ السلام للمؤمنين

ثبت بنص قطعی لا ریب فیہ لقولہ تعالیٰ: يومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضی له قولا
سورہ طٰہٰ۔

وفی ھذہ عقیدة الوھابية ایضا فیہ لیس احد بشافع من النبی والولی ومن اعتقد انهما شفیع هو مشرک کابوجہل
تقویۃ الایمان ص

ثم قلنا قولہ تعالیٰ ولا تنفع الشفاعة عندہ الا لمن اذن له سورۃ سبأ وقولہ تعالیٰ ما من شفیع الا من بعد اذنه
سورہ یونس۔

واما السنة فما روی عن عثمان یشفع یوم القیمة ثلاثة الانبیاء ثم العلماء ثم الشهداء۔ جامع صغیر ص ۲۳۷ ج ۲
شفاعتی لاهل الکبائر من امتی مشکوٰۃ ص ۴۹۴
شفاعتی لأهل الذنوب من امتی جامع صغیر ص ۳۳ ج ۲

فثبت ان الانبیاء والاولیاء شفیع للمذنبین یوم القیمة ومن انکر من الشفاعة کالوھابیة فالنبی لا یشفع له والوھابية حرم علیهم الشفاعة کما فی فتح الباری من کذّب بالشفاعة فلا نصیب له فیها
فتح الباری ص ۱۹۰ پ ۲۷

شافع ہونا نبی علیہ السلام کا مومنوں کیلئے۔

شفاعت نصِ قطعی سے ثابت ہے اسمیں کوئی شک نہیں واسطے قول رب تعالیٰ کے اُس دن نفع نہ دیگی شفاعت مگر کہ جسے اِذن دے رب تعالیٰ اور راضی ہو اس پر

اور اس جگہ میں وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ کوئی نبی ولی شفاعت نہیں کر سکتا اور جس نے اُن کو شفیع اعتقاد کیا وہ ابوجہل جیسا مشرک ہے

پھر ہم کہتے ہیں کہ فرمان رب تعالیٰ کا اور اسکے نزدیک شفاعت نفع نہیں دیتی مگر جسے حکم دے اور یہ قول رب تعالیٰ کا کوئی شفیع نہیں مگر اُس کے حکم کے بعد

اور حدیث میں جو روایت ہے عثمانؓ سے شفاعت کرینگے قیامت کے دن تین انبیاء علماء شہداء۔

میری شفاعت بڑے گنہگاران اُمت کیلئے۔

Marfat.com

وقال الامام الاعظم شفاعۃ الانبیاء حق و شفاعۃ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام للمؤمنین المذنبین ولاہل الکبائر منہم المستوجبین للعقاب حق ثابت بشرح عقائد ص ۸۷ وفقہ اکبر ص ۳

وا انکار شفاعت بدعت و ضلالت است چنانکہ خوارج وبعض معتزلہ براں رفتند۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد الرابع ص ۳۰۸

و شفاعت الاولیاء ایضا ثابت باحادیث کثیرۃ فمن الاول عن ابن عباس قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سیکون فی امتی رجل یقال لہ اویس بن عبداللہ القرنی وان شفاعتہ فی امتی مثل ربیعۃ ومضر جامع الصغیر ص ۳۳ ج ۲

فان قلت الولی لیس بشافع یوم القیمۃ

قلنا

الولی تابع للنبی فکیف شفاعۃ الاولیاء لا ینتفع للمذنبین لما ذکرنا۔ والولی کان عالما۔ ان کان الولی لیس بعالم فہو لیس بولی۔

ونعتقد ان شفاعۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع الانبیاء والصالحین حق ولکن بعد اذن اللہ للشافع۔

قواعد الارلجۃ ص ۱۴ مطبوعہ بیروت

Marfat.com

پس ثابت ہوا کہ انبیا ر اولیا ر شافع ہونگے مؤمنین کیلیئے قیامت کے دن ۔ اور جسنے انکار کیا شفاعت سے جیسے وہابیہ کے پس نبی علیہ السلام اُس کیلیئے شفاعت نہیں کرینگے ۔ اور وہابیہ پر شفاعت حرام ہے جیسا کہ فتح الباری میں ہے جس نے شفاعت کو جھٹلایا اُس کیلیئے اُسمیں کوئی حصہ نہیں ۔

اور کہا امام اعظمؒ نے شفاعت انبیا کی حق ہے اور شفاعت نبی علیہ السلام کی مؤمن گنہگاروں کیلیئے اور بڑوں کیلیئے جو مستوجب ہیں عذاب کے حق ہے ثابت ہے ۔

اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہے جیسا کہ خوارج و معتزلہ کا عقیدہ ہے ۔

اور شفاعت اولیا ر اللہ کی بھی احادیث کثیرہ سے ثابت ہے ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے عنقریب میری اُمت میں ایک ادریس بن عبد اللہ قرنی نامی شخص ہوگا ۔

اور اُسکی شفاعت میری اُمت میں مثل ربیعہ و مضر کی ہوگی ۔

اگر تو کہے کہ ولی دن قیامت کے شفیع نہیں ہو سکتا

قلنا

ولی تابع ہوتا ہے نبی کے پس کیونکر اولیا ر کی شفاعت گنہگار مؤمنین کو نہ ہوگی جیسے ہم نے ذکر کیا ہے اور ولی ہوتا ہے عالم ۔ اگر وہ عالم نہ ہو تو وہ ولی ہی نہیں ۔

اور ہمارا عقیدہ ہے کہ شفاعت نبی علیہ السلام کی اور تمام انبیاء کی حق ہے ۔ ولیکن اللہ کے اذن کے بعد ۔

Marfat.com

ایصال الثواب للاموات

ھی ثابت بدلیل قطعی وقد تواترت بہ الاخبار ان کان ۔
بالدعاء والمال

قولہ تعالیٰ وصلّ علیھم ان صلوٰتک سکن لھم التوبۃ پ ۱۱ ۔
واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات سورہ محمد پ ۲۶
والملئکۃ یسبّحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض شوریٰ پ ۲۵

واما السنۃ فما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر قال شھدت مع رسول اللہ الاضحیٰ فی المصلیٰ فلما قضی خطبتہ نزل من منبرہ واتی بکبش فذبحہ رسول اللہ بیدیہ وقال بسم اللہ اللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من اُمتی رواہ ابوداؤد باب العیدین
عن ابی ھریرۃ اذا مات الانسان انقطع عملہٗ الا من ثلث صدقۃ جاریۃ اَوْ علم ینتفع بہٖ اَوْ ولد صالح یدعوا لہٗ جامع الصغیر ص ۲۹ ج ۱

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم عنھم نفع لھم خلافاً للمعتزلۃ شرح عقائد نسفی ص ۱۲۲ الطحطاوی ص ۳۴۱ شرح القاری للفقہ اکبر ص ۱۵۶ وفتح القدیر المجلد الاول ص ۴۰۴ ۔

Marfat.com

مُردوں کیلئے ایصال ثواب

یہ ثابت ہے دلیل قطعی سے اور اس پر احادیث بھی دلالت کرتی ہیں اگرچہ ہو ساتھ مال کے اور دُعا کے۔

یہ قول رب تعالیٰ کا اور دعا بھیجوان پر تحقیق آپ ﷺ کی دُعا اُن کیلئے تسکین ہے۔

اور بخشش مانگیں آپ گنہگار مومنوں اور مومنات کیلئے

اور ملائکہ تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد اپنی رب کے اور زمین والوں کیلئے بخشش مانگتے ہیں۔

اور حدیث جو ہے نبی علیہ السلام کی روایت ہے جابر سے کہا کہ حاضر تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عید الضحےٰ میں عید گاہ میں جب آپ خطبہ پڑھکر فارغ ہوئے اُترے منبر سے لایا گیا ایک گوسفند پس ذبح کیا اُسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور کہا بسم اللہ اللہ اکبر۔ یہ میری قربانی اور جو میری اُمت سے نہیں کرسکتا اُسکیطرف سے ہے۔

روایت ہے ابو هریرہؓ سے جسوقت فوت ہو انسان منقطع ہوتے ہیں عمل اُسکے سوائے تین کے صدقہ جاریہ۔ اور علم کہ نفع حاصل کرے اُس سے یا بچہ صالح کہ دُعا کرے اس کیلئے۔

اور دُعا کرنا زندوں کا اور صدقہ دینا مردوں کیلئے نفع ہے اُن کیلئے خلاف ثابت ہے معتزلہ کیلئے۔

اور شرح بخاری میں ہے کہ صدقہ تا فلہ مٹانے والا ہے بہت گناہوں کو جو داخل کرتے ہیں دوزخ میں۔

آزاد کیا اگر غلام تو ثواب میت کو ہوگا اور اسی طرح صدقات اور دعوات مال

وفی شرح البخاری القسطلانی۔ الصدقۃ النافلۃ ماحۃ لکثیر من الذنوب المدخلۃ النار کتاب العلم صـ۱۹۰ ج ۱ فتح القدیر صـ۴۰۴ ج ۱ اعتق عبدہ عن ابیہ فالاجر للمیت ان شاء اللّٰہ تعالیٰ و کذ الصدقات والدعوات لابویہ وکل مؤمن یکون الاجر لھم من غیر ان ینقص من اجرالا بن شئ علی الصحیح من مذھب جمھور العلماء۔ درمختار۔ شامی صـ۷۹ ج ۵

ویستحب ان یتصدق علی المیت بعد الدفن الیٰ سبعۃ ایام کل یوم بشئ مماتیسر طحطاوی کتاب الجنایز صـ۳۷۳ اشعۃ اللمعات صـ۴۳۴ برھنہ ۱۲ صـ۳۶۳ شامی جنائز صـ۶۳۰ ج ۱ فتح القدیر صـ۳۶۵ کبیری صـ۶۵۸

الضیافۃ ممنوع عند اھل المیت

وقال بعض الجھال من الوھابیۃ ان الطعام مکروہ عند اھل المیت الی ثلثۃ ایام؟ قلنا

صرح الفقہاء ان الطعام مکروہ عند اھل المیت ھو الضیافۃ کما فی خلاصۃ الفتاوی۔ لایباح اتخاذ الضیافۃ عند ثلاثۃ ایام خلاصۃ الفتاوی جلد ثانی صـ۵۳۶ تتارخانیہ والھندیۃ جلد اول صـ۲۳۵

Marfat.com

ویکرہ اتخاذ الضیافة من اهل المیت۔ فتح القدیر جلد اول ص۳۰۲ و
کبیری الجنائز ص۶۵۷ و شامی ص۶۰۳ جنائز

وبعض الجهال من الوهابیة والنجبیریة ان اتخاذ الطعام فی
اهل المیت منع مطلقا بدلیلهم وهو الحدیث روی عن جریر
بن عبد الله قال کنا نعد وفی روایة نری الاجتماع الی اهل المیت
وصنعهم الطعام من النیاحة رواه احمد وکبیری ص۶۵۷

قلنا

ان الفقهاء رحمهم الله تعالی صرح ان هذا الحدیث فی حق الضیافة
فقط۔ ویکرہ اتخاذ الضیافة من أهل المیت لانه شرع فی السرور
لا فی الحزن وقالوا هی بدعة مستقبحة لما روی امام احمد عن
جریر بن عبد الله الحدیث۔ کبیری ص۶۵۷ و شامی جلد اول ص۶۰۳
فثبت جواز ایصال الثواب فیا ایها الوهابیة کلوا باسم الله لان
ایصال الثواب سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

عامر القادری غلام از غلامان مصطفیٰ ' عبد المصطفیٰ ۱۰ ۱۹۷۶ء
دار العلوم قادریہ سبحانیہ ڈرگ کالونی ۵ کراچی ۲۵ پاکستان

Marfat.com

عالمگیر اسلامی تنظیم الدعوة الاسلامیة العالمیة فرع آزاد کشمیر (پاکستان)

(دی ورلڈ اسلامک مشن) آزاد کشمیر برانچ - جامع مسجد مدینہ سیکٹری ٹو میرپور آزاد کشمیر پاکستان

THE
WORLD ISLAMIC MISSION

(An International Religious Organisation) Central Office :- (U.K.)

Azad Kashmir Branch : Jamia Masjid Madina - Sector C/2 Mirpur A.K. Pakistan

الدعوة الاسلامیه العالمیه تنقد رأی سعد الحرمین فی ازالة القبة الخضرا

عُقِدَتْ حَفلَةٌ بِبَلدةِ میرفور آزاد کشمیر (باکستان) مِنْ فرع « الدعوة الاسلامیة العالمیة »
بَعْدَ اَنْ نشر رأی سعد الحرمین فی المجلة « الدعوة » لازالة القبة الخضراء۔

وکان العلامة محمد لبشیر رئیسا للحفلة .

اجتمع فیها اعضاء اللّجنة من انحاء آزاد کشمیر وحضرها عَدَدٌ کَبیرٌ من السامعین وخاطب
فیها الاعضاء موضحین اهمیة ابقاء القبة الخضراء الّتی قُرّة عیون المؤمنین للعالم کلّه الّذین
یَعُدّونَ زیارَةَ القبة الخضراء وسیلةً لنجاتهم لقولِ الرّسول صلی الله علیه وسلم « مَنْ زارَ
قَبْری وَجَبَتْ لَهُ شَفاعَتی » وهذا الرأی المذموم لِسعد اَکْبَرُ الفتن ، وَخُدْعَةٌ عُظمیٰ
ومَکْرٌ خَفیٌّ لأعداء الاسلام - هَلْ یمکن اَنْ یکونَ هذا الرأی القبیح لِمُحِبٍّ لِلْاِسْلامِ ؟
مَن یسعیٰ لازالة شعائر الله ! - لا والله بل یمکن ان تکون الایادی الخفیه والقوی الصیهونیة
تَعمل خلف هذا الرأی السیّئ - لا کذبَ اِنْ نقُلْ اَنَّ اِخْراجَ جنائزِ الأصحاب وجنازة
السید عبدالله ابی الرسول علیه السلام ورضوان الله علیهم) سَبَبٌ لِلْاجتراء
علی الرأی لازالة القبة الخضراءِ - هذه فتنةٌ عَظیمةٌ لاخیر فیها اِلّا اَنْ تُدْفَنَ
یجب علی المملکة السعودیه العربیه ان تشرح الوجوه الممکنة الّتی تلعب وتداعب
مداعبة کریهة بقلوب المسلمین المملوءة بحب الرّسول و بحبِّ قبّتهِ الخضرا لاجله علیه السلام -
لا شکَّ فیه اَنّنا نُحِبُّ العربَ للحرمین الشریفین ولو لم یکن احترامهما فکیف تبقی المحبة لهم فی قلوبنا .
و نحن نلتمس البلاد الاسلامیة العالمیة ان تُخْبِرَ المملکةَ السّعودیّة العربیة بهذه
الخدعةِ العظیمة [illegible] ان تدفن هذه الحیلة المذمومة فی التّراب .

والسلام

١٥ ربیع الاخر ١٣٩٨
٢٤ مارت ١٩٧٨

اعضاء فرع « الدعوة الاسلامیة العالمیة » بآزاد کشمیر . میرفور
MIR PUR-A.K- PAKISTAN

Marfat.com

Marfat.com

İş bu **(Medaricüsseniyye)** kitabında, Peygamberimize salavat okumanın çok sevap olduğu ve vefat eden kimsenin ibadetlerindeki kusurlarını ve kul haklarını afvvettirmek için devir ve iskat yapmak lâzım olduğu ve Peygamberlerle şehitler ve evliyanın öldükden sonra ruhlarının dünyadan haberdar olduklarını ve bunların şefaatiyle Allahü teâlânın dirilere merhamet edeceğini ve ölüler için nasıl düâ ve hayrat ve hasenât yapılacağı bildirilmekdedir. Kitap arapça olup. Urdu diline tercemesi dahi vardır. İçinde osmanlıca yazı hiç yoktur.

IŞIK KİTABEVİ

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

PRICE : 7 TL.

Marfat.com

İş bu **(Medaricüsseniyye)** kitabında, Peygamberimize salavat okumanın çok sevap olduğu ve vefat eden kimsenin ibadetlerindeki kusurlarını ve kul haklarını afvvettirmek için devir ve iskat yapmak lâzım olduğu ve Peygamberlerle şehitler ve evliyanın öldükden sonra ruhlarının dünyadan haberdar olduklarını ve bunların şefaatiyle Allahü teâlânın dirilere merhamet edeceğini ve ölüler için nasıl düâ ve hayrat ve hasenât yapılacağı bildirilmekdedir. Kitap arapça olup, Urdu diline tercemesi dahi vardır. İçinde osmanlıca yazı hiç yoktur.

IŞIK KİTABEVİ

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

PRICE : 7 TL.

Marfat.com

مدارج السنیہ فی رد علی الوہابیہ

مرتبہ ۔ عامر القادری

معلم بدار العلوم القادریۃ السبحانیہ کراتشی ۲۵

ترجمہ ۔ عبد العلیم القادری بہفتہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۷۲

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولی

IŞIK KİTABEVİ
Darüşşefaka Cad. No: 72
FATİH — ISTANBUL
TURKEY
1978

Marfat.com